



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک حدیث میں آتا ہے۔

«الشواهدة المؤمن فانه ينظر بور اللهم ألمّـ»

”مؤمن کی فراست سے ڈرکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے“

تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور الہی کے ذریعہ سے علم میغبات نہیں رکھتے۔ حالانکہ آپ مجع النور من تھے۔ ایک نور نبوت اور دوسرا نور الہی۔ چنانچہ آپ نے اپنے چاحضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خاص بات جوانہوں نے اپنی یوں امام افضل سے کہی تھی۔ بدر کے دن بتلائی۔ جبکہ انہوں نے فدیہ لوم بردوینے سے عذر کیا۔ یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ آپ علم میغبات رکھتے تھے اور آپ عالم الغیب تھے۔ ازراہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جوانہ دہیں۔ جزاکم اللہ تیرما

اجواب بحون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

فراست کے معنی میں کہ کسی کے رنگ ڈھنگ سے کسی بات کا پتہ لگایں۔ سو یہ بہت محدود علم ہے۔ پھر علم غیب کی قسم سے بھی نہیں۔ چنانچہ نمبر اول کے حواب میں علم غیب کی تعریف سے ظاہر ہے۔ قرآن مجید میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہے:

وَأَنْتَرُ فِيْنَمْ فِيْنَجْنَ الْقَوْنَ -- سورۃ محمد 30

”یعنی اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تو منافقوں کی طرز باتیں میں پہچان لے گا۔“

دوسری آیت میں ہے۔

وَإِذَا زَيَّمْ تُبَيِّكَ أَجْنَانْمَ وَإِنْ يَرْأُوا شَنْعَنَ لِتَوْلِمَ كَافِئَنَ خَبْرَ مُشَدَّدَةَ -- سورۃ منافقوں 4

”اے محمد! جب تو منافقوں کو دیکھتا ہے تو ان کے جنہی تجویح کو تجوب میں ٹھیٹھی ہیں۔ اور اگر بات کرتے ہیں تو ان کی بات کو سنتا ہے۔ گویا کہ وہ لکھیاں (دیوار سے) کھوئی کی گئی ہیں۔“

تیسرا آیت میں ہے۔

وَمَنْ أَكْلَ لَهُمْ شَرْذَدَوْنَعَلَى لِتَقَانَ لَأَتَكْنَمْ خَنْ لَعْنَمْ

”یعنی اہل مدینہ سے کئی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔ اے محمد! تو ان کو نہیں جانتا ہم بلتنے ہیں۔“

پہلی آیت میں پہچان کا ذکر ہے۔ دوسری آیت کے ذکر ہے کہ ان کے جنہی دیکھ کر ان کو شریف سمجھ کر ان کی بات توجہ سے سنتا ہے حالانکہ وہ نہ ہے ہیں۔ جیسے دلوار سے کھڑی ہوئی لکھیاں بے کارہیں۔ تیسرا آیت میں صاف ہے کہ کسی منافقوں کا تجھے علم نہیں۔ حالانکہ وہ مدینہ میں بنتے ہیں۔ ان سب آئیوں کو لا کر ہی تیجہ نکلتا ہے کہ وحی کے سواعام حالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی انسانوں کی صرف کمی میشی کا فرق ہے۔ کسی کی فراست زیادہ تیزی ہے۔ عقول اورہنا یوں وغیرہ میں فرق ہے مومن کی فراست نور ایمانی کی وجہ سے نبتابازیادہ تیزی ہے اللہ کے نور سے نور ایمانی مراد ہے مگر اس کی میشی سے کوئی بشریت سے متجاوز نہیں ہو سکتا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لینا چاہیے۔ اگرچہ آپ کی فراست نبہت تیز ہے۔ مگر بعض دفعہ پتہ نہیں لکھا۔ چنانچہ اور آیات سے واضح ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک تو یہ علم محدود ہے۔ ہر شے کا علم نہیں۔ دو م علم غیب کی قسم سے نہیں بلکہ اس باب عادیہ سے حاصل ہے۔ کیونکہ فراست ضروری نہیں کہ صائب ہو۔ چنانچہ یہ مشابہ ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے بہتیرے واقعات ہیں۔ چنانچہ سورۃ حشر کے شان نزول کا واقعہ اس قسم کا ہے جس میں ذکر ہے۔ کہ یہو نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دلوار نے نیچے بٹایا اور اپر سے پتھر پھینک کر آپ کا کام تمام کرنا پا چاہا۔ مکر مجرم نسل نے آکر اطلاع کر دی۔ اس موقع پر بجزوی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اپ کے ساتھیوں کی فراست پچھنہ کر لکی۔ غرض اس قسم کے بہتیرے واقعات میں پس اس کو علم غیب سے کوئی تعلق نہیں۔

فتاویٰ الحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، نج 1 ص 222

محدث فتویٰ